حضرت العلام حافظ **عبدالله محدث روپڑیؒ**

نمازِ تراویح کا نابالغ امام!

سوال: نابالغ لڑکا نمازِ تراویح، فرض، وتر بحیثیت امام پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب: **عن عمرو بن سلمه قال كنا بماء ممر الناس يمر بناالركبان نسألهم ما للناس ما هذا الرجل فيقولون يزعم ان الله ارسله اوحى اليه اوحى اليه كذا فكنت احفظ ذالک الكلام فكانما يغرى فى صدرى وكانت العرب تلوم باسلامهم الفتح فيقولون اتركوه وقومه فانه ان ظهر عليهم فهو نبى صادق فلما كانت وتعة الفتح بادر كل قوم باسلامهم وبدر ابى قومى باسلامهم فلما قدم قال جئتكم والله من عندا النبى حقا فقال صلواة كذا فى حين كذا وصلوة كذا فى حين كذا فاذا حضرت الصلوة فليؤذن احدكم فليؤمكم اكثركم قرانا فنظروا فلم يكن احد اكثر قرانا منى لما كنت اتلقى من الركبان فقد مونى بين ايديهم انا ابن ست اوسبع سنتين وكانت على بردة كنت اذا سجدت تقلصت عنى فقالت امراة من الحى الا تغطون عنا است قارئكم فاشتروا فقطعوا الى قميصا فما فرحت بشىء فرحى بذالک القيص** (راوه البخاری، مشكوة باب الامة فصل ٣)

یعنی عمرو بن سلمہؓ سے روایت ہے ہم ایک پانی پر لوگوں کی گزرگاہ میں رہتے تھے، وہاں سے قافلے گزرتے ہم ان سے دریافت کرتے کہ لوگوں کو کیا ہوا؟ اور یہ شخص کون ہے؟ وہ جواب میں کہتے ہیں یہ شخص دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے رسول بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف وحی کی ہے۔ فلاں چیز میں یہ وحی لوگوں سے سن کر یاد کر لیتا اور وہ گویا میرے سینہ میں چپ جاتی اور عرب لوگ اسلام قبول کرنے میں فتح مکہ کے منتظر تھے۔ وہ کہتے تھے اس کو اور اس کی قوم کو چھوڑ دو، اگر یہ ان پر غالب آ گیا تو سچا نبی ہے۔ پس جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم نے اسلام لانے کی جلدی کی۔ اسی طرح میرے باپ نے بھی اپنی قوم سے پہلے اسلام لانے میں جلدی کی۔ جب واپس آیا تو کہا اللہ کی قسم میں سچے نبی کے پاس سے آیا ہوں۔ وہ (نبی) کہتا ہے فلاں فلاں نماز فلاں فلاں وقت پڑھو، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو قرآن مجید زیادہ پڑھا ہوا ہو، وہ تمہاری امامت کرائے۔ جب میری قوم نے دیکھا تو مجھے سب سے زیادہ قرآن مجید یاد تھا کیونکہ میں آنے جانے والوں سے سن کر یاد کر لیتا تھا۔ پس انہوں نے مجھے اپنا امام بنالیا اور میری عمر اس وقت چھ، سات برس کی تھی اور مجھ پر ایک چادر تھی۔ جب میں سجدہ کرتا تو وہ سکڑ جاتی۔ نیچے کا بدن ننگا ہو جاتا۔ قوم میں سے ایک عورت نے کہا کہ تم اپنے امام کا ستر کیوں نہیں ڈھانکتے۔ انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے قمیض تیار کی، میں اس سے اتنا خوش ہوا کہ اتنی خوشی مجھے کبھی نہیں ہوئی۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نابالغ لڑکا جس کو قرآن مجید زیادہ یاد ہو اور نماز پڑھنے پڑھانے کا طریقہ جانتا ہو، اس کی امامت جائز اور صحیح ہے۔ صحابہ کرام کا اس پر عمل ہے، دیکھیے عمرو بن سلمہ فرضوں میں امام تھے۔ وتر اور تراویح تو فرضوں کی نسبت معمولی شے ہے۔

قیام اللیل ص ۱۰۱ میں حدیث ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: **فليؤمهم اقرأهم وان كان اصغرهم** . یعنی امامت کے لیے قاعدہ یہ ہے کہ جس کو قرآن مجید زیادہ یاد ہو، وہ امامت کرائے اگرچہ سب سے چھوٹا ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں: **كنا ناخذ الصبيان من الكتاب ونقدمهم يصلون لنا شهر رمضان فنعمل لهم القليّة والخشكار** . یعنی ہم (عورتیں) معلموں سے نابالغ لڑکے لا کر ان کو امام بنالیتیں۔ وہ ہم کو ماہِ رمضان المبارک میں نماز پڑھاتے ہم ان کو (بطور خدمت) بھنا ہوا گوشت اور گندم کی روٹی کھلا دیا کرتی تھیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ نابالغ بچے گھروں میں عورتوں کو نماز تراویح پڑھا سکتے ہیں۔ رئیس التابعین امام ابن شہاب زہری فرماتے ہیں: **لم يزل يبلغنا ان الغلمان يصلون بالناس اذا عقلوا الصلاة وقروا القران فى رمضان وغيره وان لم يحتلموا** (قیام اللیل ص ۱۰۲) یعنی نابالغ بچے جو نماز پڑھنا اور قرآن پڑھنا جانتے تھے، وہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

رمضان اور غیر رمضان میں لوگوں کو نمازیں پڑھاتے تھے۔

قال سعیدبن المسیب اذا احصی الصلوۃ وصام رمضان فلا بأس بالصلوۃ خلفه واکل ذبیحته (قیام اللیل ص۱۰۲) حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ تابعی فرماتے ہیں نابالغ بچے یعنی جب مسائل نماز سے واقف ہو جائے اور روزہ رکھے تو اس کے پیچھے نماز جائز ہے اور اس کا ذبیحہ بھی جائز ہے۔ قیام اللیل ص۱۰۲ میں ہے: تراویح وغیرہ نوافل میں نابالغ کی امامت جائز اور درست ہے۔ **لا اختلاف فی ذالک نعلمه**. یعنی ہم اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔ پس حدیث نبوی ﷺ، عمل صحابہ کرامؓ، تابعین و دیگر ائمہ دین سے ثابت اور واضح ہوا کہ نابالغ کی امامت جائز ہے۔ احادیث نبوی ﷺ کے مقابلہ میں کسی کا قول و فعل و رائے قیاس کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ نیک عمل کی توفیق بخشے۔ آمین

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com